E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - M.A. Urdu

Paper : 03 – Urdu Zaban o Adab Ki Tareekh

Module Name/Title : Fort William College Ki Adabi Khidmaat

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE, MANUU / Dr. Nikhat Jahan
PRESENTATION	Dr. Nikhat Jahan
PRODUCER	Md. Mujahid Ali

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

تیسرا باب : فورٹ ولیم کالج

اکائی 6 ۔ فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات

اکائی کے اجزا

6.0 مقصد

6.1 تمہید

6.2 فورٹ ولیم کالج کے قیام کے اغراض ومقاصد

6.3 ڈاکٹر جان گل کرسٹ اور اردو کے دوسرے انگریز پروفیسران

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

6.4 میر امن دہلوی

6.5 سید حیدر بخش حیدری

6.6 میر شیر علی افسوس

6.7 مرزا علی لطف

6.8 میر بہادر علی حسینی

6.9 مظہر علی خاں ولا

6.10 میر کاظم علی جوان

6.11 نہال چند لاہوری

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

6.12 خلاصہ

6.13 نمونۂ امتحانی سوالات

6.14 فرہنگ

6.15 سفارش کردہ کتابیں

6.0 مقصد

اس اکائی میں آپ فورٹ ولیم کالج کے قیام کے مقصد اور فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات کا مطالعہ کریں گے۔ یہ مطالعہ آپ کو فورٹ ولیم کالج کے قیام کے اغراض و مقاصد اور اس کی ادبی خدمات کو سمجھنے میں معاون ہوگا۔ اس مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

☆ فورٹ ولیم کالج کے قیام کے مقصد پر روشنی ڈال سکیں۔

☆ فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات کو بیان کر سکیں۔

6.1 تمہید

فورٹ ولیم کالج لارڈ ویلزلی کے زمانے میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے کورٹ آف ڈائرکٹرس کی اجازت سے کلکتہ میں قائم کیا گیا۔ اس کالج کا بنیادی مقصد انگریز ملازمین کو ہندوستانی زبان (اردو) سکھانا تھا۔ انگریز چاہتے تھے کہ وہ بہت موثر انداز سے ہندوستان میں ان کی مقبوضہ ریاستوں میں حکومت کر سکیں۔ چناں چہ انھوں نے 1800ء میں فورٹ ولیم کالج کلکتہ میں قائم کیا۔ اس کالج میں بہت سے علوم وفنون کی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کیا گیا۔

6.2 فورٹ ولیم کالج کے قیام کے اغراض و مقاصد

فورٹ ولیم کالج کی ابتدا جس زمانے میں ہوئی وہ ہندوستان کی تاریخ کا پر آشوب دور تھا۔ صوبائی بغاوتیں شہنشاہیت کو نقصان پہنچا رہی تھیں اور غیر ملکی طاقتیں اس دور کے سیاسی انتشار سے پورا فائدہ حاصل کرنے کے لیے سرگرم عمل تھیں۔ بنگال، پلاسی کی جنگ 1757ء کے نتیجے میں فرنگی تسلط میں آ گیا تھا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی جو صرف تجارتی مقصد سے قائم کی گئی تھی اب سیاست کے میدان میں بھی قدم جمانے لگی تھی۔ بکسر کی لڑائی کے بعد انگریز تسلط نہ صرف مشرقی اضلاع پر مستحکم ہوا بلکہ مغربی اور جنوبی ہند تک پہنچ چکا تھا۔ اس تسلط کو برقرار رکھنے، مزید سیاسی اقتدار حاصل کرنے اور حکومت کے کاروبار چلانے کے لیے انگریز افسروں کا دیسی زبانوں سے واقف ہونا ضروری تھا۔ فارسی کا عروج ختم ہو چکا تھا۔ اردو ایک عوامی زبان کی حیثیت سے ملک کے اکثر و بیشتر حصوں میں بولی اور سمجھی جاتی تھی، عوام میں اردو کا چرچا ہونے لگا تو کمپنی بہادر کے حکام نے بھی اردو سیکھنے کی طرف سنجیدگی سے توجہ کی۔ اور فورٹ ولیم کالج کلکتہ میں 1800ء میں قائم کیا۔ اس کالج کا مقصد اردو کی بقا یا ترویج و اشاعت نہ تھا بلکہ کمپنی کے انگریز ملازمین کو اردو سکھانے کا انتظام کرنا تھا۔ اس وقت ملک کی ابھرتی ہوئی زبان اردو ہی تھی جو ہندوستان کے طول و عرض میں نہ صرف بولی اور سمجھی جاتی تھی بلکہ اس میں تصنیف و تالیف کا کام بھی ہو رہا تھا۔ چناں چہ ارباب مقتدر اس زبان کو سیکھنے

اور سمجھنے کے لیے مجبور تھے۔ فورٹ ولیم کالج کا قیام چوں کہ سرکاری طور پر منظم کاوش تھی اس لیے اس کا اردو نثر کی ترقی و رفتار پر خوش گوار اثر پڑا۔

فورٹ ولیم کالج میں جو کتابیں تیار ہوئیں وہ ایسے لوگوں کے لیے تھیں جو اردو زبان سیکھنا چاہتے ہوں اسی لیے سادہ اور سلیس زبان میں تیار کی گئیں اور اردو قواعد کی کتابیں اور لغات بھی تیار کی گئیں۔ اردو میں جو نثری کتابیں تھیں وہ مشکل زبان میں تھیں لیکن ایسی کتابیں تمام تر مذہبی تھیں۔ تاریخ اور دوسرے علمی موضوعات پر اردو میں کتابیں نہیں تھیں اس کی وجہ یہ تھی کہ علمی اور ادبی کاموں کے لیے ایک مدت تک فارسی ہی استعمال کی جاتی تھی اس وجہ سے فورٹ ولیم کالج میں سادہ اور سلیس اردو زبان میں کتابیں لکھوائی گئیں۔

6.3 ڈاکٹر جان گل کرسٹ اور اردو کے دوسرے انگریز پروفیسران

گل کرسٹ کا پورا نام جان بارتھ وک گل کرسٹ (John Barth Wick Gilchrist) تھا۔ اسکاٹ لینڈ کے باشندے تھے۔ 1783ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی میں ڈاکٹر کی حیثیت سے ملازم ہوئے اور ہندوستان آئے۔ ہندوستان میں دہلی اور لکھنؤ میں رہ کر انھوں نے اردو اور فارسی سیکھی۔ اور کمپنی کو مطلع کیا کہ اب فارسی کے بجائے اردو کو دفتری زبان بنانا زیادہ مفید ہوگا۔ بعد میں ان کی تجویز پر عمل کرتے ہوئے 1832ء میں اردو سرکاری زبان قرار دی گئی۔ فورٹ ولیم کالج کے قیام سے پہلے گل کرسٹ نو وارد انگریز عہدیداروں کو فارسی کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ جب 1800ء میں فورٹ ولیم کالج کلکتہ میں قائم ہوا تو ان کی خدمات کو دیکھتے ہوئے انھیں کالج کا صدر اور پروفیسر بنایا گیا۔ گل کرسٹ 1804ء تک کالج کی خدمات انجام دیتے رہے۔ خرابی صحت کی وجہ سے پنشن لے کر اپنے وطن لوٹ گئے۔ 1818ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے انگلستان میں اورینٹل انسٹیٹیوٹ قائم کیا تو وہ اردو کے پروفیسر مقرر ہوئے اور اس ادارے کے برخاست ہونے تک کام کرتے رہے۔ 1841ء میں 88 سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

گل کرسٹ نے صرف چار سال تک ہی فورٹ ولیم کالج میں خدمات انجام دیے لیکن ان چار سالوں میں انھوں نے فورٹ ولیم کالج میں تمام ہندوستان سے قابل اور لائق ماہرین زبان کو جمع کیا اور ان سے تصنیف و تالیف کا کام اس طرح لیا کہ مختلف موضوعات پر اردو میں نثری کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ فراہم ہوگیا۔ اس کے علاوہ اردو سیکھنے کے لیے بنیادی کتابوں کا جتنا ذخیرہ انھوں نے فراہم کیا وہ ان کا ناقابل فراموش کارنامہ ہے۔ ان کی اہم تصانیف یہ ہیں:

1۔ انگریزی ہندوستانی لغت: ہر لفظ کی اصل اس لغت میں بتائی گئی کہ لفظ کس زبان کا ہے یہ لغت 1792ء میں کلکتہ سے شائع ہوئی۔

2۔ ہندوستانی علم اللسان: یہ اردو لسانیات کی کتاب ہے۔

3۔ اردو کی صرف ونحو: اردو قواعد کی یہ کتاب فورٹ ولیم کالج کے نصاب میں شامل تھی۔

4۔ اورینٹل لنگوسٹ (مشرقی زبان دان): اردو زبان سیکھنے کا آسان طریقہ پیش کیا گیا ہے۔

5۔ اجنبیوں کے لیے رہنمائے اردو: انگریزوں کو اردو سکھانے کے لیے یہ کتاب لکھی گئی۔

6۔ بیاض ہندی: فورٹ ولیم کالج کے مولفین کے کارناموں کا انتخاب وغیرہ۔

ڈاکٹر گلکرسٹ کے انگلستان لوٹنے کے بعد کپتان ٹامس روبک اردو کے پروفیسر اور صدر مقرر ہوئے۔ ان کا تعلق فوج سے تھا۔ انھوں نے کالج کے اہل قلم کو تصنیف وتالیف کی طرف راغب کیا اور کئی کتابیں شائع کیں۔ انھوں نے بھی کئی کتابیں لکھیں۔ ''لغت جہاز رانی'' کے نام سے لغت لکھی اس کے ساتھ ایک مختصر اردو قواعد بھی شامل کی۔ ان کی دوسری کتاب ''ترجمان ہندوستان'' ہے۔ اس میں بھی قواعد زبان کی تشریح کی گئی ہے۔ ان اردو کتابوں کے علاوہ انھوں نے فورٹ ولیم کالج کی تاریخ بھی لکھی۔

کپتان جوزف ٹیلر اردو کے پروفیسر تھے انھوں نے بھی ایک مبسوط اردو انگریزی لغت لکھی۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

1۔ فورٹ ولیم کالج کے قیام کا مقصد بیان کیجیے۔

2۔ جان گلکرسٹ کی اردو خدمات کا جائزہ لیجیے۔

6.4 میر امن دہلوی

نام میر امان تھا اور تخلص میر امن۔ دہلی کے رہنے والے تھے۔ ہمایون کے عہد میں ان کے آبا واجداد ہندوستان آئے۔ مغلیہ دربار سے وابستہ رہے۔ وظائف اور جاگیریں حاصل کیں۔ یہ سلسلہ عالم گیر ثانی تک قائم رہا۔ دہلی کی بربادی کے بعد پٹنہ اور اس کے بعد کلکتہ پہنچے جہاں نواب دلاور جنگ بہادر کے چھوٹے بھائی میر محمد کاظم خاں کے اتالیق بنے۔ اس زمانے میں فورٹ ولیم کالج میں منشیوں کی ضرورت تھی منشی بہادر علی حسینی ان کے دوست تھے ان کے توسط سے وہ کالج میں ملازم ہوگئے۔ یہاں انھوں نے دو کتابیں ''باغ وبہار'' اور ''گنج خوبی'' لکھیں۔ میر امن نے قصہ چہار درویش کو ''باغ وبہار'' کے نام سے لکھ کر شہرت عام اور بقائے دوام حاصل کرلی۔ اردو میں میر امن سے پہلے میر محمد عطا حسین خاں تحسین نے قصہ چہار درویش کو ''نوطرز مرصع'' کے نام سے لکھا تھا۔ تحسین کا یہ قصہ بہت مشکل زبان میں ہے اور اس کی عبارت مقفیٰ مسجع ہے۔ میر محمد عطا حسین خاں تحسین کے علاوہ قصہ چہار درویش کو بہت سے لوگوں نے لکھا لیکن ''باغ وبہار'' جس ذوق وشوق سے پڑھی جاتی ہے۔ قصہ چہار درویش کو جتنی شہرت اور

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU
IMC LIBRARY
* Hyderabad-34.

مقبولیت اس کتاب سے حاصل ہوئی وہ کسی اور کتاب سے حاصل نہیں ہوسکی۔ میر امن کی باغ و بہار نے نہ صرف اردو میں شہرت حاصل کی بلکہ دنیا کی مختلف زبانوں میں بھی اس کے ترجمے ہوئے۔

میر امن کی دوسری کتاب ''گنج خوبی'' ہے جو دراصل ملا حسین کاشفی کی مشہور فارسی کتاب ''اخلاق محسنی'' کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں اخلاقی حکایتوں کو پیش کر کے نصیحت آموز نتائج اخذ کیے گئے ہیں۔

6.5 سید حیدر بخش حیدری

میر امن دہلوی کے بعد فورٹ ولیم کالج کے جن مصنفین کو اہمیت اور مقبولیت حاصل ہوئی ان میں حیدر بخش حیدری کا نام بھی شامل ہے۔ سید حیدر بخش حیدری دہلی کے رہنے والے تھے لیکن ان کی زندگی کا بیشتر حصہ بنارس میں بسر ہوا۔ فورٹ ولیم کالج میں سب سے زیادہ کتابیں لکھیں اور کئی کتابوں کے ترجمے بھی کیے۔ 1823ء میں بنارس میں ان کا انتقال ہوا۔

ان کی تصانیف یہ ہیں:

1۔ ''قصہ مہر و ماہ'': یہ حیدری کی پہلی تصنیف ہے۔

2۔ قصہ لیلیٰ مجنوں: یہ حضرت امیر خسرو کی فارسی مثنوی کا ترجمہ ہے۔

3۔ طوطا کہانی: یہ سنسکرت زبان کی ''شکا سب تتی'' پر مبنی ہے۔ شکاسب تتی کے معنی ہیں طوطے کی کہی ہوئی ستر کہانیاں

4۔ آرائش محفل: یہ قصہ حاتم طائی پر مبنی ہے۔ یہ قصہ بھی فارسی سے ترجمہ کیا گیا۔

5۔ ہفت پیکر: حضرت نظامی گنجوی کی مشہور فارسی مثنوی 'ہفت پیکر'' سے متاثر ہو کر اسی طرز پر اردو مثنوی 'ہفت پیکر'' ہی کے نام سے لکھی۔

6۔ تاریخ نادری: نادر شاہ کے حالات و واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ یہ تاریخ بھی فارسی میں لکھی گئی تھی جس کا حیدری نے اردو میں ترجمہ کیا۔

7۔ گل مغفرت : روضۃ الشہدا کا ترجمہ ہے۔

8۔ گلزار دانش: شیخ عنات اللہ کی مشہور فارسی کتاب 'بہار دانش'' کا ترجمہ ہے۔

9۔ گلشن ہند: اردو شعرا کا تذکرہ کے علاوہ ''گلدستہ حیدری'' میں مضامین' دیباچے اور نظمیں ملتی ہیں۔

6.6 میر شیر علی افسوس

حیدر بخش حیدری کی طرح میر شیر علی افسوس بھی فورٹ ولیم کالج کے بہت ہی مشہور و معروف مصنفین میں سے ہیں۔ افسوس کے دادا محمد شاہ کے عہد میں عراق سے ہندوستان آئے اور نواب عمدۃ الملک کے ملازم ہوئے۔ افسوس دہلی میں 1735ء میں پیدا ہوئے۔ نواب عمدۃ الملک کے انتقال کے بعد افسوس کے والد پٹنہ گئے اور بعد میں اودھ پہنچ کر وہاں کی سرکار میں ملازمت کی اس کے بعد حیدر آباد آگئے اور یہیں انتقال کیا۔ میر شیر علی افسوس فورٹ ولیم کالج میں تقرر ہونے سے قبل ہی دلی، پٹنہ اور لکھنؤ کی محفلوں میں خوب نام پیدا کر چکے تھے۔ انھوں نے میرؔ، سوداؔ، مصحفیؔ، جراتؔ اور انشاؔ کا زمانہ دیکھا تھا اور ان کے ساتھ مشاعروں میں بھی شریک تھے۔ جب فورٹ ولیم کالج میں منشیوں کی ضرورت پیش آئی تو ایک نواب کی سفارش سے فورٹ ولیم کالج میں ملازم ہوئے۔ 1805ء میں وفات پائی۔

فورٹ ولیم کالج میں گلکرسٹ کی فرمائش پر انھوں نے فارسی کی دو کتابوں کا ترجمہ کیا۔

1۔ باغ اردو : گلستان سعدی کا ترجمہ ہے۔

2۔ آرائش محفل : منشی سجان نے ہندوستان کی معتبر اور مستند تاریخ خلاصۃ التواریخ کے نام سے فارسی میں لکھی تھی اسی تاریخ کو افسوس نے اردو میں منتقل کیا۔

افسوس ایک اچھے شاعر ہونے کے علاوہ ادیب بھی تھے۔ ان کا دیوان بھی ان کی یادگار ہے جو شائع ہو چکا ہے۔

6.7 مرزا علی لطف

مرزا علی نام تھا اور لطف تخلص۔ دہلی کے رہنے والے تھے۔ دہلی کی بربادی نے دہلی چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ وہ لکھنؤ آئے اس کے بعد پٹنہ گئے اور وہاں سے پھر کلکتہ پہنچ گئے۔ گلکرسٹ نے ان سے اردو شاعروں کا ایک تذکرہ لکھنے کی فرمائش کی اور انھوں نے اردو میں تذکرہ ''گلشن ہند'' لکھا جو فارسی تذکرہ ''گلزار ابراہیم'' کا اردو ترجمہ ہے۔ تذکرہ کی زبان مشکل اور پیچیدہ ہے۔ عبارت مقفٰی و مسجع ہے لیکن اس تذکرہ کی خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے بہت سی باتیں ایسی لکھی تھیں جو اس زمانے کے تذکروں میں عام طور پر نہیں ملتیں۔ انھوں نے شعرا کے حالات ہی بیان نہیں کیے بلکہ اس دور کے ماحول اور پس منظر کو بھی پیش کیا ہے۔

6.8 میر بہادر علی حسینی

میر بہادر علی حسینی کے حالات پردہ خفاء میں ہیں۔ یہ میر امن سے پہلے فورٹ ولیم کالج سے وابستہ ہو گئے تھے۔ میر امن ان ہی کے ذریعہ فورٹ ولیم کالج پہنچے۔ انھوں نے فورٹ ولیم کالج کے لیے چار کتابیں لکھیں اور دوسری کتابوں کے لکھنے میں

ڈاکٹر گل کرسٹ کی مدد کی۔

1۔ نثر بے نظیر : سحر البیان کے قصے کو نثر میں لکھا۔

2۔ اخلاق ہندی: یہ سنسکرت کی کتاب ''ہتوپادیش'' کے فارسی ترجمے کا اردو ترجمہ ہے۔

3۔ تاریخ آسام: فارسی کی تاریخ آسام کا اردو ترجمہ ہے۔

4۔ رسالہ گل کرسٹ: یہ گل کرسٹ کی کتاب ''ہندوستانی صرف ونحو'' کی تلخیص ہے۔

6.9 مظہر علی خاں ولاؔ

مظہر علی خاں نام اور ولاؔ تخلص تھا۔ ممنونؔ، مرزا جان طپش اور مصحفی سے مشورہ سخن کرتے تھے۔ ہندی اور سنسکرت سے بھی واقف تھے۔ 1802ء میں فورٹ ولیم کالج سے وابستہ ہوئے اور لگ بھگ سات کتابوں کا ترجمہ کیا لیکن چند کتابیں ہی شائع ہو سکیں۔

1۔ مادھونل کام کندلا: یہ کتاب ہندی سے اردو میں نقل کی گئی ہے۔ یہ ایک برہمن مادھونل اور ایک رقاصہ کندلا کی داستان عشق ہے۔

2۔ ترجمہ کریما: سعدی شیرازی کے مشہور پند نامہ ''کریما'' کو ولاؔ نے اردو میں منظوم کیا۔

3۔ ہفت گلشن : ناصر علی خاں واسطی بلگرامی کی فارسی کتاب کو اردو میں منتقل کیا۔ اس میں تہذیب و اخلاق کے قاعدے، نصیحت آموز کہانیاں اور حکایتیں بیان کی گئی ہیں۔

4۔ اخلاق ہندی :اس میں اخلاقی حکایات ملتی ہیں۔

5۔ بیتال پچیسی : یہ ولاؔ کا مشہور کارنامہ ہے۔ یہ کتاب سنسکرت میں لکھی گئی تھی۔ برج بھاشا میں اس کا ترجمہ ہوا۔ برج بھاشا سے ولاؔ نے اردو میں منتقل کیا۔

6۔ تاریخ شیر شاہی : یہ شیر شاہ سوری کے عہد کی تاریخ ہے۔

6۔ جہانگیر نامہ : تزک جہانگیر کے ایک حصہ کا ترجمہ ہے۔

6.10 میر کاظم علی جوانؔ

میر کاظم علی نام اور جوانؔ تخلص تھا۔ فورٹ ولیم کالج کے مشہور منشیوں میں تھے۔ دہلی کے رہنے والے تھے دہلی کی تباہی کے بعد مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے لکھنؤ پہنچے۔ لکھنؤ کے ریزیڈنٹ کرنل اسکاٹ نے ان کی علمی قابلیت سے متاثر ہو کر فورٹ ولیم کالج کے لیے سفارش کی۔ کالج سے وابستہ ہونے کے بعد کلکتہ ہی کے ہو رہے اور تمام عمر تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔ ان کی تین

کتابیں ملتی ہیں۔

1۔ شکنتلا ناٹک : گل کرسٹ کی ایماء پر شہرہ آفاق ڈراما شکنتلا کو ہندی سے اردو میں منتقل کیا۔

2۔ بارہ ماسہ یا دستور ہند : سال کے بارہ مہینوں میں ہندو اور مسلمان جو تیوہار یا عید کرتے ہیں ان کی ساری تفصیل جزئیات کے ساتھ اس مثنوی میں پیش کی گئی ہے۔

3۔ تاریخ فرشتہ : اس تاریخ کے ایک بڑے حصے کا ترجمہ جو سلاطین بہمنی کے تعلق سے ہے جو آن نے کیا تھا۔

ان کتابوں کے علاوہ انھوں نے شعرائے اردو کے کلام کے انتخاب کا کام دوسرے مولفین کے ساتھ انجام دیا اور کئی کتابوں کی ترتیب و اشاعت میں بھی حصہ لیا۔

6.11 نہال چند لاہوری

نہال چند لاہوری فورٹ ولیم کالج کے ایک مشہور منشی تھے۔ ان کے آبا و اجداد دہلی کے رہنے والے تھے۔ دہلی کی تباہی کے بعد لاہور میں سکونت اختیار کی۔ ایک انگریز کپتان کے وسیلے سے ڈاکٹر گلکرسٹ کے ہاں پہنچے اور فورٹ ولیم کالج کے شعبہ تالیف و ترجمہ میں انھیں ملازم رکھ لیا گیا۔ ان کا صرف ایک ہی کارنامہ ''مذہب عشق'' ملتا ہے۔ تاج الملوک اور بکاولی کے فارسی قصے کو نہال چند لاہوری نے اردو میں منتقل کیا۔ اس قصے کو اس زمانے میں بڑی شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی۔ اس کی مقبولیت کو دیکھ کر پنڈت دیا شنکر نسیم نے ''گلزار نسیم'' کے نام سے اس کو نظم کیا۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

1۔ فورٹ ولیم کالج میں میر امن نے کون سی دو کتابیں لکھیں؟

2۔ سید حیدر بخش حیدری نے فورٹ ولیم کالج میں کیا خدمات انجام دیں؟

3۔ میر شیر علی افسوس کی تصانیف کے نام لکھیے۔

4۔ نثر بے نظیر کے مصنف کون ہیں؟

6.12 خلاصہ

فورٹ ولیم کالج 1800ء میں کلکتہ میں قائم ہوا۔ اس کے قیام کا مقصد نو وارد انگریز عہدے داروں کو ہندوستانی زبان اور یہاں کے طور طریقوں سے روشناس کرنا تھا۔ اس ادارہ سے اردو نثر کو بے حد فائدہ پہنچا۔ اردو نثر میں اس وقت جو کتابیں تھیں ان کی زبان بہت مشکل تھی۔ چند کتابیں جو سادہ نثر میں تھیں وہ مذہبی رسالے تھے جو مذہب اسلام کے مسائل اور عقائد کی توضیح و تشریح کے

لیے لکھے گئے تھے۔ اس لیے ڈاکٹر گل کرسٹ نے ملک کے ہر حصے سے ادیبوں کو جمع کر کے کتابوں کو ترجمہ وتالیف کروایا۔ فورٹ ولیم کالج کے اہم مصنفین میں میرامن، سید حیدر بخش حیدری، میر شیر علی افسوس، مرزا علی لطف، میر بہادر علی حسینی، مظہر علی خاں ولا، میر کاظم علی جوان، اور نہال چند لاہوری کے نام قابل ذکر ہیں۔ فورٹ ولیم کالج کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے اردو نثر کو سادہ، سلیس اور ہر قسم کے مضامین ادا کرنے کے قابل بنایا۔ فورٹ ولیم کالج میں تصنیف وتالیف کی گئیں کتابیں یہ ہیں:

گل گرسٹ : (1)۔ انگریزی ہندوستانی لغت (2) ھندوستانی علم اللسان (3) اردو کی صرف ونحو

(4) مشرقی زبان دان (5) اجنبیوں کے لیے رہنمائے اردو (6) بیاض ہندی

میرامن دہلوی : (1) باغ وبہار (2) گنج خوبی

سید حیدر بخش حیدری : (1) قصہ مہرو ماہ (2) قصہ لیلیٰ مجنوں (3) طوطا کہانی (4) آرائش محفل

(5) ہفت پیکر (6) تاریخ نادری (7) گل مغفرت (8) گلزار دانش

(9) تذکرہ گلشن ہند (10) گلدستہ حیدری

میر شیر علی افسوس: (1) باغ اردو (2) آرائش محفل

مرزا علی لطف : تذکرہ گلشن ہند

میر بہادر علی حسینی : (1) نثر بے نظیر (2) اخلاق ہندی (3) تاریخ آسام (4) رسالہ گل کرسٹ

مظہر علی خاں ولا: (1) مادھونل اور کام کندلا (2) ترجمہ کریما (3) ہفت گلشن (4) اخلاق ہندی

(5) بیتال پچیسی (6) تاریخ شیر شاہی (7) جہانگیر نامہ

کاظم علی جوان : (1) شکنتلا ناٹک (2) بارہ ماسہ (3) تاریخ فرشتہ

نہال چند لاہوری : مذہب عشق

6.13 نمونہ امتحانی سوالات

ذیل کے سوالوں کے جواب 30 ' 30 سطروں میں لکھیے:۔

1۔ فورٹ ولیم کالج کے قیام کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر گل کرسٹ کی ادبی خدمات بیان کیجیے۔

2۔ فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات بیان کیجیے۔

ذیل کے سوالوں کے جواب 15 ، 15 سطروں میں لکھیے :۔

1۔ ڈاکٹر جان گل کرسٹ اور اردو کے دوسرے انگریز پروفیسران کی ادبی خدمات پر روشنی ڈالیے۔

2۔ میرامن اور باغ و بہار کی اردو نثر میں کیا اہمیت ہے؟

3۔ سید حیدر بخش حیدری اور میر شیر علی افسوس نے اردو ادب کی کیا خدمات انجام دیں؟

4۔ میر بہادر علی حسینی اور مرزا علی لطف کی ادبی خدمات بیان کیجیے۔

6.14 فرہنگ

الفاظ	معنی
مسلط	قبضہ کرنا
تصانیف	تصنیف کی جمع
تالیف	مختلف کتابوں سے مضامین چن کر پیرائے میں ترتیب دینا
ثقافت	تہذیب، کلچر
تمدن	طرز معاشرت
تدوین	مرتب کرنا

6.15 سفارش کردہ کتابیں

1۔ گل کرسٹ اور اس کا عہد .... ڈاکٹر عتیق احمد صدیقی

2۔ ارباب نثر اردو .... سید محمد

3۔ اردو کی نثری داستانیں .... ڈاکٹر گیان چند جین

*** ***